بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما!

از فضل الرحمن اعظمی آزادول

14 رجب 1433ھ

5 جون 2012ء

محترم و مکرم جناب مولانا عباس علی جینا صاحب و اراکین جمعیت دامت برکاتہم

امید ہیں کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے، آپ نے فرمایا کہ ہم آپ سے نصیحت چاہتے ہیں اسلئے ملنا چاہتے ہیں، ان شاء اللہ ملیں گے بھی، اس سے پہلے میں اپنی کچھ باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں، إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ:

1. بہت سے علماء کرام مسلم اسکولوں اور اسلامک اسکولوں کے امیر اور سرپرست ہیں، وہاں شرعی پردے کا اہتمام نہیں ہے، یہ ناممکن چیز نہیں، بعض اسکول نمونہ کے طور پر اس ملک میں موجود ہیں، اسلئے اسکا اہتمام کرنا چاہیے،
2. بعض جگہوں پر مکاتب و مدارس میں بھی پردے کا اہتمام نہیں ہے، یہ ادارے اگرچہ جمعیت العلماء کے ماتحت نہیں ہیں، مگر جمعیت سے متعلق علماء اسکو چلارہے ہیں، اس سے جمعیت پر اثر پڑے گا،
3. ریڈیو اسلام میں عورتوں کا جو پروگرام ہوتا ہے، اس سے مجھے اختلاف ہے، پہلے تو یہ سنا تھا کہ عورتوں کو نہیں لایا جائیگا، لیکن جواز کا فتوی آگیا، اور عورتیں آگئیں،

ٹی وی کا فتوی بھی مل جائیگا، اور کیا جمعیت اسکا اسٹیشن بھی شروع کردیگی؟ انٹرسٹ (ربوا اور سود) کے جواز کا فتوی بھی مل جائیگا، کیا اسکو بھی جائز کردیں گے؟ عورتیں مسلم اسکول میں بغیر حجاب آسکتی ہیں تو کیا ٹی وی پر نہیں آسکتیں ہیں؟ یہ بھی خطرہ ہے،

4. جمعیت کی طرف سے دنیوی تعلیم کے بہت فضائل بیان ہورہے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدارس اور اسکولوں کی تعلیم دونوں برابر ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جس علم کے فضائل آئے ہیں وہ وحی الٰہی کا علم ہے، دنیوی علوم ہنر اور فن ہیں جنکی ضرورت دنیاوی حاجات اور ضروریات کو آسان بنانے کے لئے ہے، اسکی ترغیب اور فضیلت نہیں آئی ہے، بیشک ایک مسلم معاشرہ کو اسکی ضرورت ہے اور امت کی اکثریت اسکی طرف مائل ہے، لوگ اپنے بچے بچیوں کو کالج اور یونیورسٹی میں بھیج رہے ہیں، اور شریعت کے حکم کے خلاف ورزی کرکے بھیج رہے ہیں، اور لڑکے لڑکیوں کے اختلاط کی وجہ سے بہت سی برائیاں بھی ہورہی ہیں، کسی بستی میں دیکھا جائے تو نوے فیصد بچے بچیاں دنیوی فنون کی تحصیل میں مشغول ہیں (دار العلوم میں دس فیصد ہوں گے) اس میں اصلاح کی ضرورت ہے، ترغیب کی نہیں، دنیوی فنون حدود شریعت کے اندر ہی رہ کر حاصل کئے جاسکتے ہیں،
5. علماء کو یونیورسٹی جانے کی ترغیب دی جارہی ہے، اس سے ہم کو اختلاف ہے، یہ صرف دنیا کے نفع کے لئے ہے اس میں دین کا کوئی فائدہ نہیں، وہاں عورتوں سے اختلاط ہوتا ہے، یہود اور نصاری سے تعلق سے دین میں تساہل اور مداہنت پیدا ہوتی ہے، اور اگر دعوت یا

کسی بزرگ سے تعلق نہ ہو تو گمراہی کا خطرہ ہوتا ہے، رشدی جیسے لوگ پیدا ہوتے ہیں، ہم نے اپنے بزرگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اسکو ہمیشہ ناپسند کرتے ہیں، مفتی تقی عثمانی مدظلہ کی مثال نادر ہے، علماء کا کام دعوت، تعلیم، تزکیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کام ہیں،

6. سنہا کے بارے میں شبہات ہیں، مذبح میں جا کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ گائے ذبح کرنے کا جو طریقہ ہے وہ قابل اطمینان نہیں، اسی لئے یہاں مفتی صاحب سنہا کے گائے کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کئی لوگوں نے بتایا،

ذبح سے پہلے گولی ماری جاتی، اگر فوراً ذبح نہ کریں تو مر جاتی ہے، ذبح کرنے والے زیادہ نام کے مسلمان ہیں، دیندار نہیں، ان پر سنہا کے جو ذمہ دار ہیں وہ ہر وقت وہاں رہتے نہیں، اور گولی مارنے والا مسلمان نہیں ہوتا،

ایک دفعہ سنہا کے دفتر جانے کا موقعہ ہوا تو دیکھا کہ ایک عورت خدمت کر رہی ہے، مخدوم سب علماء کرام ہیں، کیا خدمت کے لئے کوئی مرد میسر نہیں تھا،

7. اب تک لوگ ٹی وی دیکھتے ہیں جھجک اور شرم کے ساتھ، جمعیت العلماء کے علماء کے آنے کے بعد بے باک ہو جائیں گے، اور یہ ایسا آلہ ہے فواحش و منکرات کا کہ اسپر کنٹرول نہیں ہو سکتا، اسکی شریعت میں بہت مثالیں ہیں، اسلئے ہمکو اس سے اختلاف ہے، ایسی صورت میں ذمہ داری کا کوئی عہدہ برائے نام بھی قبول نہیں،

8. ایوارڈ لینے کے لئے جو علماء گئے یقیناً انہوں نے غلطی کی، اگر پہلے سے معلوم تھا کہ ایسا ہوگا تو جانے کی کوئی گنجائش نہیں تھی، دعوت ولیمہ جو سنت ہے اسکے لئے بھی ایسی جگہ جانا خصوصاً علماء کو جائز نہیں تو انعام لینے کے لئے جانا کیسے جائز ہوگا، اور اگر غلطی سے پہونچ گئے تو معذرت پیش کرنا چاہیے کہ ان شاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا، لیکن جانے والے اس کے لے تیار نہیں، اس انعام سے ریڈیو اسلام کے نشر و اشاعت کے کام پر کوئی اثر نہیں پڑتا، ان غیر مسلمین کو اسلامی خدمت سے کیا دلچسپی، ان کے آلات استعمال ہوئے، اس لئے انھوں نے انعام دیا، میرے خیال میں یہ اقدام بڑے نقصان کا مقدمہ ہے، آئندہ لوگ دیکھیں گے کیا کیا ہوتا، اللہ تعالی فتنہ سے بچائے، فتنے علماء سے اٹھتے ہیں اور انہی کی طرف جاتے ہیں، اللہ تعالی حفاظت فرمائیں،

والسلام، فضل الرحمن اعظمی آزادول